رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۴۲

THE AKHBAR ALHAKAM

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

الحکم

قیمت جو ہر حالت پیشگی لیجاوے گی

والیانِ ریاست و امراء سے ۵۰ مـ
معاونین الحکم سے ۱۰ مـ
عوام سے ۵ مـ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بے شک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے۔

بیا در بزمِ مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی × دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

جلد ۲۶ | مورخہ ہفتم ۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۳ء یوم یکشنبہ | نمبر ۲

دُعاء

اے خدا اے بندوں کے مالک کہ تیری قدرت کا ایک زبردست ہاتھ ہر ایک کی گردن پر ہے۔

اے دروازہ ہائے رحمت کے کھولنے والے ہر طرح کے اسبابوں کے مہیا کر دینے والے ہمارے واسطے وہ سبب اور ایسا سامان مہیا فرما جو ہماری طاقت درخواست طلب سے بڑھ کر ہے۔

خدایا!

ہمکو خاص اپنے کام میں مشغول ہونیکی توفیق عنایت فرما کہ ہم تیری ہی الطاف و داد سے تسلی یاب ہوں۔ تیری مخلوق سے کوئی تمنا اور آرزو ہمکو نہ ہے ہمکو انس و محبت اگر ہو تو تجھسے ہی ہو تیرے غیر سے تعلق خاطر ہمیں و بال جان ہو تیری تقدیر پر رضامندی ہماری خوشی ہو تیری طرف سے کسی زحمت و بلا کے آنے پر نہ صرف ہمیں صبر آجاوے بلکہ تیری قضاء و قدر کے سامنے تیری صلح اور مصالحت ہمارا خوش کن مسلک ہو۔ صرف تیری ہی عطا پر ہم قناعت کرنیوالے ہوں اور تیری ہی نعمتوں کے شکر گذار محض تیری ہی یاد سے ہمیں لذت ملے اور تیری ہی کتاب ہمارے لئے رحمت و شادمانی کا باعث ہو۔ رات کی تاریکی میں ساری گھڑیوں اور دن کے آغاز انجام پر ہمیں تیری ہی ذات پاک کے ساتھ راز گوئی کی عزت حاصل ہو۔ وہ دنیا جو تیری یاد سے غافل کرنیوالی ہو اس سے ہم کنارہ کش ہو جائیں اور آخرت دوستی اور محبت کا لگاؤ پیدا ہو۔ تیری ملاقات کا شوق غالب ہو۔ تیری ہی جناب کی طرف ہر وقت متوجہ رہیں گویا کہ ہم ہر وقت موت کے لئے طیار بیٹھے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نہیں الگ سمجھ [illegible]

اے ہمارے پروردگار

جو وعدہ تونے ہمارے حق میں اپنے [illegible] رسولوں کی زبان پر فرمایا ہے وہ ہمیں عنایت فرما ہمکو روز قیامت کی رسوائی سے بچا۔

لاریب تیری ذات سے ہرگز خلاف وعدہ نہیں ہوتا

الٰہی! اپنی توفیق کو ہماری رفیق اور راہ راست کو ہمارا طریق مقرر فرما۔ خدایا! ہمارے مقصود میں ہمکو تو کامیاب فرما اور ہم کو صدق دل سے توبہ و انابت الی اللہ کی توفیق دے اور ہماری توبہ کو قبول فرما۔ انک انت التواب الرحیم۔

الٰہی!

ہماری صبح کا آغاز تیرے ہی نام پاک سے ہو اور اختتام شام پر بھی تیرا ہی نام پاک منہ سے نکلے تیرے ہی نام سے ہماری زندگی ہو تیرے ہی نام سے ہماری موت اور ہمارا آخری رجوع ہو۔

ہاں!

تیرے ہی لئے ہماری زندگی اور موت ہو۔

خدایا

اپنے روئے مبارک کی لذت دیدار ہمیں عنایت فرما اور اپنی ملاقات کا ذوق و شوق ہمارے دلوں میں پیدا کر۔

الٰہ العالمین

اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی بخشش اور اپنا رحم نازل فرما اور اپنی خاص مدد اور نصرت سے اسکو نواز۔

الٰہی! امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیچیدگیوں اور گرہوں کو کھولدے

الٰہی!

امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح فرما

اے رحمٰن لکم الاسلام دینا کی بشارت دینے والے اسلام اور مسلمانوں کی تائید اس اولو العزم کے ذریعہ فرما جو تیرے برگزیدہ مامور مرسل مسیح موعود اور مہدی مسعود کا۔

حقیقی جانشین اور خلیفہ ہے

وہ جسکو تونے اپنے محمود فرمایا وہ جسکو تونے قوموں کی رستگاری اور نجات کا ذریعہ قرار دیا۔

مولیٰ کریم!

تو اس شخص اور جماعت کی نصرت فرما جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تائید اور نصرت کرتی ہے وہ افریقہ میں ہو یا امریکہ میں مصر میں ہو یا لندن میں غرض دنیا کے کسی بھی طبقہ اور حصہ میں ہو انکے لئے ہر قسم کے رحمت اور فضل کے وسائل مہیا کر دے اور ہمکو انکی نصرت اور تائید کیلئے توفیق دے۔

ربّ العٰلمین!

جو شخص کو ذلیل و رسوا کرنے جو تیرے پاک اسلام کی اہانت کرتا ہے مولیٰ کریم! ہمکو ایسے شخص کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہ ہو۔ اے رب رحیم مجکو اس خدمت دین میں سچا اخلاص عنایت فرما اور میری ذریت کو اس خدمت دین ہی کے لئے مخصوص کر لے کہ یہی میری پہلی اور آخری تمنا ہے۔

اے الٰہ العالمین! مجھے اور میرے ناظرین کو ہر قسم کی ابتلاؤں سے محفوظ رکھ اور اپنے امام کے ساتھ زندہ رکھ اسی کے قدموں میں ہماری موت ہو ہمارا حشر ہو اے نکتہ نواز مولیٰ! اس دعا کو قبول فرما۔ انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

سالِ نو کے افتتاحی جملے

ناظرین و سرپرستان الحکم کو نیا سال مبارک ہو ×

اللہ تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے جو اپنی زندگی میں **الحکم** کی پچیسویں (۲۵) **جلد** کا آغاز کر رہا ہوں۔ اسی کا فضل دستگیری فرمائے گا تو آیندہ مجھے اس **خدمت کا شرف** اور فخر حاصل ہوگا جو نہ صرف میری بلکہ بہتوں کی بھلائی اور رستگاری کا موجب ہے × ؎

گر از حق توفیق خیرے رسد
کے از بندہ خیرے بغیرے رسد
زباں را چہ گوئی کہ اقرار داد
ببیں تا زباں را کہ گفتار داد

الحکم کے اس عہد جدید میں اسکی ترتیب میں کوئی تبدیلی نظر نہ آئے گی۔ میں اسی پرانے ڈھچر پر جا رہا ہوں کہ مجھے وہی **محبوب** ہے۔ میں **عام** مذاق کی پیروی نہیں کر سکتا اور نہ ہر آنریری ممبر کی (جو ایڈیٹر اخبار کو اپنے مذاق کی طرف متوجہ کرنے کو لچاتے ہیں) پیروی کر سکتا ہوں۔ **الحکم** جس **عہد سعادت** کی یادگار ہے اسی **یاد کو زندہ** اور تازہ کرے گا۔

اسکی **زندگی** کا یہی **مقصد** ہے

لیکن یہ کام جو **قوم کی غرض مشترک** ہے نہ تو صرف ایڈیٹر کی ہی محنت پر موقوف ہے اور نہ **محض** قوم کی توجہ اور اعانت پر بلکہ ان دونوں کو اخلاص کے ساتھ دعاؤں کی تقویت پہنچے تو یہ گاڑی کھنچ سکے گی ؎

ابداں مقصد عالی نتوانیم رسید
ہاں مگر پیش نہد لطف شما گامے چند

الحکم اس سال قوم کی خدمت کس رنگ میں کس حد تک کرے گا؟ مجھے کچھ معلوم نہیں یہ منحصر ہے میری زندگی پر منحصر ہے میری صحت پر اور در حقیقت منحصر ہے **مولیٰ کریم** کی توفیق اور فضل پر۔ پس اسکے کرم اور فضل پر بھروسہ کر کے جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہوگی میں اس کام میں اپنی زندگی کے دن گزاروں گا۔ اسلئے ناظرین میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل میرے شامل حال ہو کہ اس **خدمت دین** میں مجھے وہ صراط مستقیم دکھاوے جو اصل مقصد کی طرف لیجاوے۔

سال کے آغاز میں فطرتاً امید کی **جدت** اور نمو پیدا ہوتا ہے۔ سینہ میں بھی بہت سی امیدوں کے ساتھ اس پرچہ کو شروع کرتا ہوں۔ خدا میرا مددگار رہو۔ **آمین۔**

تین سال کے بعد پہلے سالانہ جلسہ میں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت سے دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوا کرتا ہے۔ گزشتہ تین سال سے **ایڈیٹر الحکم** اس مبارک تقریب میں شامل نہ ہو سکا۔ اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسے توفیق دی کہ وہ ان **برکات اور فیوض** میں حصہ لے سکے جو اس اجتماع پر ان ایام مبارکہ میں نازل ہوتی ہیں والحمد للّٰہ علیٰ ذالک ×

جلسہ کے حالات جن لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے ہیں یہ قلمی تصویر ان کے لئے شاید زیادہ دلچسپ اور دلکش نہ ہو۔ اور نہ ان تمام اثرات کا کوئی مرقع پیش کیا جا سکتا ہے جو جلسہ میں انسانی قلب پر اسکے ظرف اور استعداد کے موافق ہوتے ہیں۔ اسلئے میں جلسہ کے حالات محض مختصر لکھتا ہوں کہ سال گزشتہ کا یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ علاوہ بریں میں صرف بعض نتائج کا ذکر کروں گا ×

انتظام جلسہ | جلسہ کا انتظام بہترین حالت کی طرف جا رہا ہے ہر ایک کام تقسیم محنت کے اصول پر ہوتا ہے۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اسقدر توجہ ہوتی ہے کہ باوجود اپنی کمال مصروفیت کے جو ان ایام میں ہوتی ہے روزانہ **دو مرتبہ تحریری رپورٹ** حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش ہوتی رہی × آخری رپورٹ رات کے گیارہ بجے یا اسکے بھی بعد بعض اوقات جاتی تھی ×

کہنے کو یہ معمولی بات کہی جا سکتی ہے لیکن صرف یہی ایک امر تمام **ناظمان جلسہ** کو اپنے فرائض میں چست اور مصروف رکھنے کے لئے جس حد تک ضروری ہے وہ ظاہر ہے۔ اور خود حضرت **مسیح موعود علیہ السلام** جس طرح پر **مہمانوں** کو خدا تعالیٰ کی ایک **آیۃ** اور **نشان** سمجھ کر ہر طرح سے ان کے **آرام** اور **آسایش** کا خیال رکھتے تھے وہی بات حضرت خلیفۃ المسیح کے زیر نظر ہے ×

اگرچہ قارئین کرام اس امر سے واقف ہوں گے کہ یہ مہمان کسطرح پر خدا تعالیٰ کی آیات ہیں مگر میں محض اس نیت سے کہ

آیات اللہ کا تکرار بھی ایک عبادت ہے

اسکا اظہار کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود پر یہ وحی ہوئی تھی **وَسِّعْ مَکَانَکَ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ** پس اس نشان کے ماتحت ایک ایک آدمی جو اس جلسہ پر آتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس سلسلہ حقہ کی صداقت کا ایک **نشان** ہے ×

جہاں ہزاروں آدمی جمع ہوں انکے لئے انتظام میں جسقدر دقتیں اور مشکلات پیش آ سکتی ہیں وہ ایک ظاہر بات ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر پہلو سے انتظام نہایت ہی **عمدہ** اور **کامیاب** تھا۔ یہ نتیجہ ہے حضرت **خلیفۃ المسیح** کی اس تعلیم اور توجہ کا جو آپ جلسہ سے بہت عرصہ پہلے **کارکنوں** کو خطبہ جمعہ میں **انتظامی امور** کے متعلق دیتے رہے ہیں۔

سب سے زیادہ **قابل قدر** اور **قابل ناز** یہ بات ہے کہ کسی مشکل کے وقت ذمہ وار کارکنوں میں کوئی گھبراہٹ اور **پریشانی** نہ ہوتی تھی × اور ہر شخص نہایت **اخلاص** اور **صدق دل** سے اپنے فرائض کی بجا آوری میں مصروف تھا۔ مجکو بٹالہ کی **استقبالی کمیٹی** کے کام دیکھنے کا عین **ہجوم** کے وقت موقع ملا اور **نوجوان کارکنوں** کو رات کے بارہ بجے اپنی بستروں میں سے ایک جوش اور **اخلاص** کے ساتھ اپنے **بھائیوں** کی خدمت کیلئے اٹھتے ہوئے دیکھ کر **ایمانی ترقی** نصیب ہوئی۔ کہ جس شخص کی تربیت اور تعلیم نے ایسی مخلص اور بیدار جماعت کو پیدا کیا ہے اسکی صداقت کا انکار سوائے ایک ظالم طبع کے کوئی نہیں کر سکتا ×

انتظام کے ضمن میں اس امر کا اظہار نہ کرنا ایک امر واقعہ کو چھپا رکھنا ہے کہ جہاں یہ جوش اور اخلاص تھا وہاں اطاعت اور فرمانبرداری کا بھی کمال تھا۔ ہر ماتحت اپنے افسروں کی پوری فرمانبرداری

کلام الامام امام الکلام

ذیل میں حضرت **اولوالعزم** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام درج کیا جاتا ہے جو سالانہ جلسہ کی تقریب پر میرے مکرم بھائی **قاسم علی خان صاحب** قادیانی رامپوری نے حضرت خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں آپ کی دوسری تقریر سے پہلے ۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء کو پڑھا۔ ایڈیٹر

پردۂ زلف و تا رخ سے ہٹا لے پیارے
چادرِ فضل و عنایت میں چھپا لے پیارے
نفس کی قید میں ہوں مجکو چھڑا لے پیارے
تو کہے اور نہ مانے مرا دل! نا ممکن
جلد آ جلد کہ ہوں لشکر اعدا میں گھرا
فضل کر فضل کہ ہیں یکہ و تنہا جاں ہوں
رہ چکے پاؤں نہیں جسم میں باقی طاقت
غیر کو سو نیب نہ دیجو کہ کوئی خادم در
دشت و کہسار میں جب آئے نظر جلوۂ حسن
کیوں کروں فرق یونہی دو نو مجھے یکساں ہیں
ہوکے کنگال جو عاشق ہو رخ سلطاں پر
مجھ سے بڑھ کر مری حالت کو یہ کرتے ہیں بیاں
ظاہری دکھ ہو تو لاکھوں ہیں فدائی موجود
ہمکو اک گھونٹ ہی دو صدقہ میں میخانہ کے
گر نہ دیدار میسر ہو نہ گفتار نصیب
فضل سے تیرے جماعت تو ہوئی ہے تیار
قوم کے دل پہ کوئی بات نہیں کرتی اثر
پردۂ غیب سے امداد کے ساماں کر دے

ہجر کی موت سے للہ بچا لے پیارے
مجھ گنہگار کو اپنا ہی بنا لے پیارے
غرق ہوں بحرِ معاصی میں بچا لے پیارے
کسکی طاقت ہے ترے حکم کو ٹالے پیارے
پڑ رہے ہیں مجھے اب جان کے لالے پیارے
ہیں مقابل پہ حوادث کے رسالے پیارے
رحم کر گود میں اب مجکو اٹھا لے پیارے
کر گیا تھا ہمیں تیری ہی حوالے پیارے
تیرے دیوانہ کو پھر کون سنبھالے پیارے
سب ترے بندے ہیں گورے ہوں کہ کالے پیارے
جو چلے دل کے وہ پھر کیسے نکالے پیارے
منہ سے گو چپ ہیں مرے پاؤں کے چھالے پیارے
دل کے کانٹوں کو مگر کون نکالے پیارے
پی گئے لوگ مئے وصل کے پیالے پیارے
کوچۂ عشق میں جا کر کوئی کیا لے پیارے
حزب شیطاں کہیں تختہ نہ الٹا لے پیارے
تو ہی کھولے گا تو کھلیگا یہ تالے پیارے
سنگ کے سب بوجھ مرے آپ اٹھا لے پیارے

نام کی طرح مرے کام بھی کر دے **محمود**
مجکو ہر قسم کے عیبوں سے بچا لے پیارے

کرتے رہیں سے پایا جاتا ہے کہ بہت سی جماعت کی ہدایت کے حصول کے لیئے جد جلد طیار ہو رہی ہے۔

انتظامی امور میں کمزوریوں اور خامیوں کا رہ جانا ایک معمولی بات **ہوتی** ہے لیکن یہ باتیں ذمہ وار افسروں کی توجہ اور تجربہ سے تھوڑی تھوڑی دور ہو جاتی ہیں ✱

نظام العمل (پروگرام) جلسہ کا پروگرام پہلے سے شائع کیا جا چکا تھا اسکے موافق عین وقت پر کاروائی ہوتی رہی۔ سوا جناب میر محمد اسحق صاحب کے جو جلسہ کی انتظام میں ایسے منہمک اور عدیم الفرصت تھے باقی تمام بزرگوں نے اپنے اپنے وقت پر اپنا مضمون شروع اور ختم کیا۔ میر صاحب کا وقت شیخ عبد الرحمن صاحب واعظ مصری کو دیا گیا تاکہ وہ اپنے مضمون مسئلہ ختم نبوۃ کو پورا کر سکیں ✱

یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ **نظام العمل** پر پوری پابندی سے عمل ہوا۔ مگر مجھے یہ عرض کر دینا چاہیئے کہ **نظام العمل** میں مضمون کی اہمیت کے لحاظ سے کافی وقت ہونا چاہیئے۔ ادریا **ادھورا** مضمون بالکل [illegible]

انتظام سٹیج سٹیج کے انتظام میں بہت بڑی ترقی ہوگئی ہے اب داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوتا ہے اور احباب **باوجود** عشق و محبت کے جذبات کے اپنے جذبات پر ضبط اور حکومت کی مشق کر سکتے ہیں اور انتظام کو کامیاب بنانے کے لیئے ناظموں کو پوری مدد دیتے ہیں ✱

رپورٹیں اور اپیل سالانہ جلسہ کے **نظام العمل** کا ایک حصہ رپورٹیں اور اپیل بھی ہے میں ذاتی طور پر **دونوں کا** مخالف ہوں اور میری رائے میں یہ دونو امر اسلامی جلسہ کے پروگرام سے خارج کر دینے چاہئیں اور انکو **کانفرنس** کے پروگرام میں شامل کیا جاوے **عام طور پر اعداد** کا مضمون خشک ہوتا ہے اور جماعت سلسلہ کے اغراض کیلیئے جو روپیہ دیتی ہے وہ کسی **اپیل** کی محتاج نہیں۔ ایک حق پرست اور اشاعت حق کے لیئے حقیقی جوش رکھنے والی قوم اس امر کی محتاج نہیں کہ اسکو عارضی طور پر تحریکات سے صرف **زر** کے لیئے متوجہ کیا جاوے ✱

بہر حال یہ سوال **کانفرنس** میں طے ہونا چاہیئے ✱

جلسہ مستورات مستورات کا جلسہ امسال **ایڈیٹر الحکم** کے خداداد وسیع مکان میں ہوا۔ اور نہایت کامیابی سے ہوا۔ مستورات کے جلسہ کا انتظام حضرت خلیفۃ المسیح نے کلیۃً مستورات کے سپرد کیا تھا۔

اور اس مقصد کے لیئے آپ نے مستورات کی ایک کمیٹی لجنہ اماء اللہ کے نام سے قائم کر دی تھی۔ ایڈیٹر الحکم کی اس سے بڑھکر کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ ان ایام متبرکہ میں حضرت **مسیح موعود** علیہ السلام کے **اہلبیت** باوقات مختلف اسکے مکان پر تشریف آور ہوتے [illegible] **مبارک** [illegible] رب العرش العظیم کے حضور کئی مستورات کی **بیعت** بھی حضرت خلیفۃ المسیح نے یہاں لی۔

اس جلسہ کا بیرونی انتظام میرے مکرم بھائی شیخ [illegible] صاحب پنشنر سب انسپکٹر کے سپرد تھا۔ اور صاحبزادہ **مبارک احمد** صاحب نے دروازہ پر کھڑے ہوتے جب پہرہ دے رہے تھے تو وہ ایسا اثر انداز موقع تھا کہ ناممکن تھا **کوئی** شخص دیکھے **اور اسکے ایمان میں ترقی** نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ **باغ احمد** کے ان نونہالوں کو ہستی و عاؤں کا اعلیٰ اور اکمل نمونہ بنا دے۔ **آمین** ✱

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر سالانہ جلسہ کی اصل جان اور **روح** حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں ہوتی ہیں۔ ان تقریروں میں کیا ہوتا ہے؟ یہ سننے سے تعلق

کلام الامام امام الکلام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ تازہ نظم جو ۲۷ دسمبر ۱۹۲۲ء کو آپ کی تقریر سے پہلے قادیانی رامپوری نے پڑھکر سنائی۔ ایڈیٹر

پیٹھ میدان وغا میں نہ دکھائے کوئی
حسن فانی سے نہ دل کاش لگائے کوئی
کون کہتا ہی لگی آکے بجھائے کوئی
صدمہ رنج و غم و ہم سہی بچائے کوئی
رہ سہی شیطان کو جبتک نہ ستائے کوئی
اپنی کوچہ میں تو کتے بھی ہیں بنجاتے شیر
دعوئی حسن بیاں ہیچ ہی میں تب جانوں
ہجر کی آگ ہی کیا کم ہے جلانے کو مرے
دیدۂ شوق اسے ڈھونڈھ ہی لے گا آخر
گرز و مگدر کے اٹھانیمیں بھلا کیا حاصل
خفگی دو چار دنکی تو ہوئی یہ بیکیا
جرعۂ بادۂ الفت جو کبھی مل جائے
تشنگی میری نہ پیالوں سے بجھے گی ہرگز
خالق و تکوین جہاں راست یہ سچ پوچھو تو
دیدیا دل تو بھلا شرم رہی کیا باقی

منہ پہ یا عشق کا پھر نام نہ لائے کوئی
اپنے ہاتھوں سے نہ خاک اپنی اڑائے کوئی
عشق کی آگ مری دلمیں لگائے کوئی
اس گرفتار مصیبت کو چھڑائے کوئی
اسکے ملنے کیلئے کسطرح آئے کوئی
بات تب ہے کہ مری سامنے آئے کوئی
مجھ سی جو بات نہ بن آئے بنائے کوئی
غیر سے ملکے مرا دل نہ دکھائے کوئی
لاکھ پردوں میں بھی گو خود کو چھپائے کوئی
خاک آلودہ برادر کو اٹھائے کوئی
سالہا سال مجھے منہ نہ دکھائے کوئی
دخت رز کو نہ کبھی منہ سے لگائے کوئی
خم کا خم لیکے مرے منہ سے لگائے کوئی
بات تب ہے کہ مری بگڑی بنائے کوئی
ہمتو جائینگے بلا نہ بلائے کوئی

قرب اس کا نہیں پاتا نہیں پاتا **محمود**
نفس کو خاک میں جب تک نہ ملائے کوئی

رکھتا ہے۔ ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک **فیض** کو جذب کر رہا ہے۔ میں اگلی اشاعت سے ان تقریروں کے اندراج کا سلسلہ انشاء اللہ شروع کروں گا۔ مجکو اعتراف ہے کہ یہ **تقریریں** ایسی ہونگی کہ کوئی **جملہ** اور فقرہ ان میں سے نہ رہ گیا ہو مگر مجھے یہ یقین ہے کہ انشاء اللہ مفہوم اور مطلب سے دور نہ ہونگی۔ اسلیئے ان میں جو کمی رہ گئی ہو وہ میری **کمزوری** کا نتیجہ ہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر میں **روانی** اور آمد بہت زیادہ ہوتی ہے ✱

بہر حال

سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ختم ہو گیا خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اسکے **ثمرات** سے متمتع ہوں۔ اور حضرت **خلیفۃ** المسیح نے ان ایام میں جماعت کیلئے جو دعائیں کی ہیں وہ ہمارے حق میں قبول ہوں۔ آمین

اس سال کیلئے ہمارے (جماعت کے) پروگرام کا جزو اعظم کیا ہوگا

اتحاد فی الجماعۃ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ ترین خطبہ جمعہ کی روشنی میں

۵ جنوری ۱۹۲۳ء کے خطبۃ الجمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے جس **امر اہم** کی طرف جماعت کو توجہ دلائی وہ **اتحاد فی الجماعۃ** ہے ✱ چونکہ یہ امر خصوصیت کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس **سال جدید** کے لیئے جماعت کے **نظام العمل** میں رکھا ہے اسلیئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے الفاظ میں جلد سے جلد جماعت کو پہنچا دوں۔

جلسہ کے بعد سے حضرت کی طبیعت کھانسی اور بخار کی وجہ سے ناساز رہی ہے اور اسوقت تک بھی کھانسی کی شکایت ہے لیکن جماعت کے **مفاد** اور بھلائی کا خیال اور درد کے مقابلہ میں آپ اپنی صحت کی بھی پروا نہیں فرماتے باوجودیکہ بار بار کھانسی اٹھتی تھی لیکن آپ نے خطبہ جمعہ فرد پڑھا ✱ اور جماعت کو **اتحاد فی الجماعۃ** کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ سال نو کے آغاز میں قدرتی طور پر انسان اپنے گزشتہ **اعمال** کا ایک سرسری محاسبہ کرتا ہے اور آیندہ کے لیئے اپنا ایک پروگرام تجویز کرتا ہے اس **اصل** کو زیر نظر رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ہمارا **پروگرام** تو بنا ہوا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے جن و **الانس** کو اپنی عبادت کیلیئے پیدا کیا ہے پس ہماری زندگی کا **نصب العین** اور **مقصد وحید** تو یہی ہے کہ

ہم خدا کے فرمانبردار بندے بنجائیں

اس مقصد کے حاصل کرنے کیلئے کیا کیا ذریعے اور اسباب ہیں انکی تفصیل میں اسوقت جانیکی ضرورت نہیں مگر ایک نہایت ہی **ضروری امر** یہ ہے کہ اس سال کیلیئے ہم جماعت کے سب ممبر یہ کوشش کریں کہ

جماعت میں اتحاد و اتفاق ہو

اتحاد فی الجماعۃ بہت بڑی نعمت اور برکت ہے اور خدا تعالیٰ کے بہت سے فضل جماعت کی وحدت پر نازل ہوتے ہیں۔ یہ وحدت اور اتحاد ہمیشہ

شخصی قربانیوں سے حاصل ہوتا ہے

اسلیئے تم شخصی قربانیوں کی عادت ڈالو۔ قومی مفاد کے لیئے **شخصی قربانی** لازمی چیز ہے بظاہر ایک شخص کو اپنے خیالات اور مفاد کی قربانی مشکل معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں یہ کوئی مشکل بات نہیں اگر ہم غور کریں کہ فلاں بات اگر نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟ تو معلوم ہوگا کہ بہت سی باتیں ہوتی ہیں کہ ہم خود انکو نہایت اہم اور ضروری خیال کر لیتے ہیں دراصل وہ اسقدر نہیں ہوتی ہیں اور ان کے بغیر بھی

وقت گزر جاتا ہے۔ نہایت ضروری اور اہم تو وہی چیز ہے جو ہماری زندگی کا

نصب العین ہو اور وہ عبودیت کا حصول ہے

جس جس قدر انسان خدا تعالیٰ کا فرمانبردار اور عبد بنتا جاتا ہی اسی قدر وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اور اس قرب کے ساتھ ہی وہ مخلوق الٰہی کے ساتھ بھی اپنے تعلقات ہمدردی محبت اور اخوۃ کے بڑھاتا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت ہو اس سے تعلق ہو اور اسکی مخلوق سے نفرت اور عداوت ہو۔ بلکہ یہ تو ایسا مقام ہے کہ انسان خطرناک سے خطرناک دشمن کی بھی بہتری کی تڑپ بھی ایسے موقعہ پر اپنے اندر پاتا اور محسوس کرتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو دیکھو کسقدر انسے دشمنی کی جاتی ہے اور کسقدر مخالفت انکی ہوتی ہے مگر خدا کی مخلوق کے ساتھ انکی محبت باوجود اسقدر عداوت کے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنکو خدا تعالیٰ نے

رحمۃ للعالمین

بنا کر بھیجا اس مقام میں سب سے افضل اور اکمل تھے دیکھو مخلوق کے ساتھ اسقدر ہمدردی اور محبت آپ کو تھی کہ آپ چاہتے تھے کہ سب کے سب خدا تعالیٰ کے فرمانبردار ہو جائیں جو درد اور تڑپ آپ کو تھی خدا تعالیٰ نے خود اس کا اظہار فرمایا

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ

یعنی کیا تو اپنے آپ کو ہلاک کر دیگا کہ یہ مومن نہیں ہوتے۔ اب یہ درد اور تڑپ کیا آپ کو ابوجہل عتبہ اور شیبہ ہی کے لیئے نہ تھی؟ ضرور تھی۔ باوجودیکہ وہ خطرناک دشمن آپ کے اور آپکی جماعت کے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لیئے بھی ہمدردی اور نفع رسانی کا جوش تھا اور یہ حقیقت میں قرب الٰہی کی وجہ سے پیدا ہوئی جو آپ کو اللہ جل شانہ سے تھا پس خدا تعالیٰ کے قرب کی یہ ایک علامت بھی ہے اور ذریعہ بھی ہے کہ انسان خدا کی مخلوق کے ساتھ محبت اور ہمدردی کرے پس اگر تم دیکھو کہ خدا کے بندوں کے ساتھ تمہاری ہمدردی اور محبت اور تعلق کم ہو رہا ہے تو یاد رکھو کہ تم خدا سے دور جا رہے ہو اور اگر اس میں ترقی ہو رہی ہے تو قرب الٰہی میں بھی ترقی ہو رہی ہے۔ پھر اگر یہ ہمدردی اور محبت ان لوگوں سے اور بھی زیادہ ہوتی ہے جو ایک ہی سلسلہ میں ہوں۔ پس آپس میں محبت اور تعلقات کو مضبوط کرو۔ اس محبت اور تعلق کے بڑھانے کے لیئے

شخصی مفاد کی قربانی بہت بڑا ذریعہ ہے

پہلے جماعت اور سلسلہ کے مفاد اور اغراض کو مقدم کر لو اور انکے لیئے اپنے ذاتی مفاد اور خیالات کی قربانیاں الزم سمجھو جبتک یہ بات نہیں ہوتی جماعت کے برکات اور فیوض میں ایک روک ہوتی ہے اس لیئے اس سال جدید کے ساتھ تم ایک عزم اور ہمت کے ساتھ کوشش کرو کہ جماعت اتحاد باہمی میں ترقی کرے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح کی اس خواہش کو جو سراسر ہمارے ذاتی مفاد اور بھلائی کا ذریعہ ہے۔ پورا کریں۔

اٰمین ثم اٰمین

ہم نے خطبہ جمعہ کے مضمون کو اپنے الفاظ میں جماعت کو جلد سے جلد پہنچانے کی کوشش کی ہے تاکہ اسپر فوراً عمل شروع ہو جائے ✱

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت کھانسی اور بخار کی وجہ سے ناساز رہی ہے۔ احباب مستقل طور پر اپنے آقا کی صحت و کامیابی کے لیئے دعا کرتے رہیں ✦ ایک نہایت ضروری تصنیف بھی آپ کر رہے ہیں۔

(۲) مولوی محمد دین صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام و اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انشاء اللہ العزیز ۷ر جنوری ۱۹۲۳ء کو امریکہ جانے کے لیئے روانہ ہو جائیں گے۔ میرے مکرم بھائی مفتی محمد صادق صاحب انکے پہنچنے پر ہندوستان واپس تشریف لائیں گے۔ احباب ان ہر دو بزرگوں کے بعافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور سلسلہ کی کامیابی کے لیئے دعا کرتے رہیں ✦

(۳) سالانہ جلسہ کی تعطیلات کے بعد مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کھل گئے ہیں ✱

(۴) احمدیہ سٹور کے حسابات کی پڑتال تحقیقاتی کمیٹی نے شروع کر دی ہے

(۵) جنوری ۱۹۲۳ء کو بعد نماز عصر مولوی محمد دین صاحب مبلغ امریکہ کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے مکرمی مولوی عبد السلام عمر خلف الرشید حضرت حکیم الامۃ رضی اللہ عنہ کے زیر اہتمام ایک وداعی ٹی پارٹی دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ (باوجودیکہ آپ کو کھانسی کی شکایت تھی اور کسی قدر بخار بھی تھا) تشریف فرما تھے ✦ قادیان کے اکثر بزرگ مدعو تھے ✦ بورڈنگ ہوس کے ڈائننگ ہال میں نہایت عمدگی سے انتظام کیا گیا تھا۔

چاء نوشی کے بعد صلاح الدین نام طالب علم نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز کیا۔ ازاں بعد مولوی علی محمد صاحب مدرس نے اساتذہ کی طرف سے اور مکرمی مولوی عبد السلام عمر نے طلباء کی طرف سے ایڈریس پڑھے اور مولوی محمد دین صاحب نے جوابی تقریر کی آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک نہایت ہی موثر اور سبق آموز تقریر فرما کر دعا کی اور اسپر یہ خالص دینی جلسہ ختم ہو گیا۔ کسی قدر تفصیل سے انشاء اللہ اگلی اشاعت میں لکھا جائیگا۔ ۷ر جنوری ۲۳ء کو مولوی محمد دین صاحب اپنے مبارک سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انکا حافظ و ناصر ہو اور اس مبارک مقصد میں کامیاب کرے۔ اٰمین ✦

مجاہد مصر کی مدد کرو

مجاہد مصر عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب نے تاریخ مالابار کا پہلا حصہ لکھا تھا جسکو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی پسند فرمایا ہے۔ اس کتاب کی کوئی دو سو کے قریب کاپیاں دفتر الحکم میں موجود ہیں ایک کاپی کی قیمت ۱۲؍ ہے جو احباب اس کتاب کو خرید لینگے وہ نہ صرف اپنے کتب خانہ میں سلسلہ کی تاریخ کے ایک جزو کا اضافہ کرینگے بلکہ

مصر میں تبلیغ سلسلہ کے کام میں معاون بھی ہونگے

میں نہیں سمجھتا کہ اس نفع بخش کام میں کسیکو تامل ہو۔ احمدی انجمنیں توجہ کریں صرف ۲۰ انجمنیں ہمیں حصہ لے سکتی ہیں ✱

عرفانی دفتر الحکم قادیان

ایک بہت بڑی قومی ضرورت

سالانہ جلسہ پر جس قدر احباب آئے تھے انھوں نے دیکھا ہوگا کہ جلسہ گاہ ہرگز کافی نہ تھا باوجودیکہ ہر سال پہلے سال کی نسبت کچھ اضافہ کیا جاتا ہے مگر وقت پر جگہ کی تنگی کی شکایت واقعی ہوتی ہے اس مرتبہ تو حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے وقت تو اسقدر کشاکش تھی کہ اگر وقت پر انتظام نہ کیا جاتا اور خود حضرت خلیفۃ المسیح پلیٹ فارم کے ایک کونہ پر کھڑے ہو کر انتظام کو قائم رکھنے میں اپنی قوت جاذبہ کا اثر نہ ڈالتے تو اندیشہ تھا کہ بعض آدمی کچلے جاتے۔ ایسی حالت میں یہ ناگزیر ہے کہ جلسہ گاہ تیار کیا جاوے اور آئندہ سال کا جلسہ اسی جلسہ گاہ میں ہو۔ بڑھنے والی جماعت کی ضرورتوں کا پورا کرنا ایک لازمی امر ہے اسلیئے تحریکوں سے گھبرانا ایک قسم کی کمزوری ہے ✦ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مامور و مرسل سے یہ وعدہ فرمایا کہ **يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا** اور **وَسِّعْ مَكَانَكَ** کا ارشاد ہوا تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ان فوجوں کیلیئے مکان کا انتظام نہ ہو۔ یہ سب کچھ ہوگا اور مولیٰ کریم خود اسکے لیئے سامان مہیا فرمائیں گے مبارک ہوں گے وہ لوگ جنکے ذریعہ یہ ضرورتیں پوری ہوں گی کیونکہ وہ نصرت الٰہی کے مظاہر ہوں گے۔

سالانہ جلسہ بجائے خود ایک مستقل صیغہ ہو گیا ہے اسکے لیئے بجائے سال کے آخری مہینوں میں کام کرنیکے ضروری ہے تمام سال کام ہوتا رہے اور جس جس قسم کی ضروریات کا احساس ہو اسکی تکمیل کی ابھی سے کوشش کی جاوے ✦

اسوقت سب سے بڑی ضرورت جلسہ گاہ کی ہے۔ عارضی جلسہ گاہ پر ہر سال کچھ نہ کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے اگر مستقل جلسہ گاہ کی بنیاد رکھی جا کر کام شروع ہو جاوے تو اگر ایک سال نہیں تو دو تین سال تک ہی سہی انشاء اللہ وہ پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گی اسلیئے میں ناظرین الحکم کو جہاں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کار خیر میں شریک ہونے کیلئے آمادہ ہو جاویں وہاں ناظمان جلسہ کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس مقصد کی تکمیل کے لیئے فوراً اس کام کے شروع کرنے کا تہیہ کریں۔ یہ جلسہ گاہ کم از کم ایسا ہونا چاہیئے جس میں وقتِ واحد میں بیس ہزار آدمی آسکیں اور بلاواسطہ گو سنیں نہیں ✦ اس سے کم کے لیئے تیار نہ کیا جاوے اور اسکا تخمینہ وغیرہ تجویز کر کے اسکا اعلان کیا جاوے۔ یہ یقینی امر ہے کہ خدا کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے والی جماعت اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیئے کوئی دقیقہ باقی نہ رہنے دیگی۔ یہ تحریک ابھی نہیں کہ اسکی ضرورت کا کسی کو انکار ہو سکے ✱

سرپرستان الحکم یاد رکھیں

آپ کے خادم قدیم نے اپنے اصل کام کو شروع کر دیا ہے اخبار کا بقا آپ کی توجہ چاہتا ہے بقایا اور پیشگی کتب کی وصولی کا سلسلہ جاری کر دیا ہے وی پی وصول کریں بدا گانہ اطلاع نہ دی جائے گی۔ عرفانی

۴ آج ۷ر جنوری کو تعلیم ۔۔۔ مدرسہ احمدیہ نے ٹی پارٹی دی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اچھوتی اور نایاب تحریریں

الحکم کی خصوصیات میں انشاءاللہ العزیز یہ بات خصوصیات سے داخل رہے گی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریروں کو شایع کرتا رہے گا۔ جو اب تک کبھی شایع نہیں ہوئیں۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے قلم کے لکھی ہوئی ہیں۔ یہ تحریریں عام طور پر آپ کے زمانہ بعثت کے قبل کی ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں آپ کی وہ تحریریں بھی شایع ہو سکتی ہیں۔ جو بصورت مکتوبات ہیں۔ اور زمانہ بعثت کی ہیں۔ یہ اخلاقی ذمہ داری ہر شخص کو محسوس کرنی چاہیئے۔ کہ بلا میری اجازت کے وہ ان کو کتابی صورت میں چھاپ نہیں سکتا۔ چونکہ یہ تحریریں صرف الحکم ہی سے مخصوص ہونگی۔ اسلئے احباب کو چاہیئے۔ کہ الحکم کے دائرہ اشاعت کو وسیع کریں۔ (ایڈیٹر)

اصلاح نفس

نفس سے بہت سے آفات ہیں۔ بعض آفات قوت نظریہ کے تکمیل سے دور ہوتی ہیں۔ اور بعض آفات قوت عملیہ کے تکمیل سے دفع ہوتی ہیں۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ جو اہل استدلال قوت نظریہ کے تکمیل کے طرف متوجہ ہیں۔ اور اہل تصوف قوت عملیہ کے تکمیل کی طرف متوجہ ہیں۔ اب بطور نمونہ کے ہم ان آفات کا ذکر کرتے ہیں۔ جو انسان کو مقصد اعظےٰ تک پہونچنے کے سد راہ ہیں۔ اور بجز تکمیل قوت عملیہ کے دور نہیں ہو سکتے یعنی ان کے دور کرنیکے لئے ورزش اور ریاضت درکار ہے محض علم ہی سے اُن کا دور ہونا مشکل ہے۔

ایک آفت یہ ہے جو خلقت سے نہایت درجہ مانوس ہونا۔ پس علاوہ تکمیل قوت نظریہ کے اس کا عملاً علاج یہ ہے۔ جو اپنے ہر ایک معاملہ میں خدا کے ساتھ اخلاص اور توکل اور حضور کی ایسی ورزش کریں۔ کہ ایسے حالت ہو جائے۔ کہ گویا خلقت کا وجود ہے ہی نہیں۔ اس عادت ڈالنے سے خدا کے ساتھ اُنس پیدا ہو جائے گی۔ اور خدا نظر آئیگا۔ اور خلقت فانی نظر آئے گی۔ ایک دوسری آفت ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی ایسی رعایت رکھتا ہے۔ کہ حقوق خلقت کے فوت ہو جاتی ہیں۔ جب یہ عادت آفت کے درجہ پر پہونچ جائے۔ تو اسکے لئے بھی ورزش قوت عملیہ کی درکار ہے اور صرف نظر سے دور نہیں ہو سکتے۔ اور وہ ورزش یہ ہے۔ جو خلقت کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے کی عادت ڈالی جو گویا نفس موجود ہی نہیں۔ یؤثرون علیٰ انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ۔ اس عادت سے نفس اور ظلمت اس کی دور ہو جائے گی۔ اور نور معرفت اور قرب کا چمک اُٹھے گا۔ یہ علاجات بالمجاہدہ ہیں۔ یعنی بطریق ریاضت علاج ہے۔ جیسا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ یعنی جو لوگ بطریق ریاضت ہماری معرفت کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنا راستہ دکھلا دیتے ہیں۔ اور جیسا فرمایا ہے۔ اصبروا وصابروا ورابطوا اور جیسا فرمایا والنازعات غرقاً۔ اسی طرح اس نے فرمایا ہے۔ جو ریاضت کشی اپنا پیشہ کر۔ اور بلاؤں کو اٹھانا ورزش کر اور درد پر درد اور عنا پر عنا اٹھا۔ کیونکہ بہت سے آفات نفس ہیں۔ جو ان کا دور ہونا تکمیل قوت عملیہ پر ہی موقوف ہے۔ جیسا فرمایا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ یعنی بغیر اسکے جو قوت عملیہ میں کامل درجہ پر پہونچیں۔ مجرد استدلال موجب فلاح تمام نہیں ہو سکتا۔

اور جیسے تکمیل قوت عملیہ کی ورزش اخلاق فاضلہ پر موقوف ہے۔ جو مرض حادث کے اضداد ہوں۔ اسی طرح کثرت تذکر اور تفکر بھی موقوف ہے۔ یعنی ذکر الٰہی میں بکثرت مشغول رہنا۔

اور ایک اور تکمیل قوت عملیہ کے لئے علاج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ جو اہل عمل کی صحبت میں رہنا۔ اور طریقہ عمل کا ان سے سیکھنا کیونکہ ہر ایک عمل میں کئی دقائق مخفیہ ہوتے ہیں جو بغیر تعلیم صاحب ریاضت کے اس کا کھلنا کچھ آسان نہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین۔ اور اس کے لئے فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی اگر تم صدق دل سے خدا سے پیار کرتے ہو۔ اور چاہتے ہو۔ کہ جاذبہ محبت الٰہی تم کو پکڑے۔ سو آؤ۔ تم میری پیروی کرو۔ کہ اس سے جذبہ محبت الٰہی تم کو پکڑے گا اور تم خدا کے محبوب ہو جاؤگے۔ یعنی اس کی محبت میں کھوئے جاؤگے۔ سو آنحضرت کا کیا کام تھا۔ یہی تھا۔ جو ما یوحیٰ علیہ کی پیروی تھی۔ سو اس آیت کا ماحصل یہی ہے۔ جو تم قرآن پر پورا پورا عمل کرو۔ کہ اسی سے جاذبہ محبت الٰہی تم کو پکڑے گا نہ کسی اور ذریعہ سے نہیں۔

اور ایک اور تکمیل قوت عملیہ کے لئے علاج ہے۔ جو نفس کو اتباع لذات نفسانیہ سے روکنے کی ورزش دی جائے۔ کیونکہ جب تک مقصود اعظےٰ لذات نفسانی ہیں۔ ممکن نہیں جو اصل مقصود کا راستہ کھلے۔ پس یہ ورزش محض اس غرض سے ہے کہ تا لذات نفسانی مقصود اعظےٰ نہ رہیں۔ بلکہ وسایل مقصود اعظےٰ کے ہو جائیں۔ اور اسی پر تنبیہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ یاکلون کما یاکل الانعام والنار مثوی لھم یعنی چار پاؤں کی طرح کھاتے پینے کو ہی مقصود اعظےٰ ٹھہراتے ہیں اور اصلی مقصود سے غافل ہیں۔ اور اس ورزش کے حاجت اس جہت سے ہے۔ جو انسان بالطبع لذات نفسانی کی طرف مایل ہو اور بباعث غفلت زمانہ دراز کے اُن لذات کا عادی بھی ہے۔ تو اس صورت میں جب تک اس عادت کے قلع قمع کرنیکے لئے ورزش نہ کی جائے۔ تب تک کیونکر وہ عادت مستمرہ دور ہو۔ اسی ورزش کے لئے طریقہ صیام مقرر ہوا۔

تیسری تکمیل قوت عملیہ کے لئے یہ علاج ہے۔ جو نفس کو اخلاق فاضلہ کی ورزش دی جائے۔ یعنی ایسے اخلاق جو مرض حادث کے اضداد ہوں۔ مثلاً اگر طبیعت میں بخل پایا جاتا ہے تو سخاوت کرنیکی عادت ڈالی جائے۔ اور اگر طبیعت میں حسد کی عادت ہو تو خیر خواہی کی عادت ڈالی جائے۔ ان الحسنات یذھبن السیئات۔ یعنی نیک کاموں کی عادت ڈالنے سے بد کام دور ہو جاتے ہیں۔

چوتھی تکمیل قوت عملیہ کی اس سے ہوتی ہے۔ جو ذکر اور فکر الٰہی کو بکثرت استعمال میں لایا جائے۔ کیونکہ کثرت ذکر اور فکر سے بھی نفس توجہ الی اللہ کے لئے عادی ہو جاتا ہے۔ اور غفلت دور ہو جاتی ہے۔ والذاکرین اللہ کثیراً۔

پانچویں تکمیل قوت عملیہ کی اس سے ہوتی ہے۔ توحید پر قایم ہونے کے لئے دو قوتوں کی تکمیل ضروری ہے۔ اور تکمیل قوت نظری۔ کیونکہ جب تک قوت نظری کی تکمیل نہ ہو۔ خدا کی ذات اور صفات پر یقین نہیں آسکتا۔ دوم تکمیل قوت عملی اور تکمیل قوت عملی سے یہ مراد ہے۔ کہ جو کچھ علم ذات و صفات باری تعالےٰ بذریعہ نظر اور فکر کے حاصل ہوا ہے۔ وہ ایسا پکا تمام ہو جائے۔ جو ہر وقت ذات باری تعالےٰ کی دل میں مستحضر ہے۔

آئینہ دینداری

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثوں کا پنجابی نظم میں ترجمہ نہایت عمدہ کیا گیا ہے۔ ہر شخص کو پڑھنی چاہیئے۔ تاکہ وہ پیارے نبی کے پیارے ارشادات کی تعمیل کرکے۔ منشی جھنڈے خاں صاحب احمدی مدرس

مجاہد مصر کا سفرنامہ

نمبر دوم

ناظرین اخبار اس دلچسپ سفرنامہ کے پرچے الحکم کے فائل کو احتیاط سے رکھیں۔ (ایڈیٹر)

عدن

صبح ہوئی لوگ کھانے کھانے میں مشغول ہو گئے۔ کہ جلد جلد کھانا پکا کر عدن کے لئے تیاری کریں۔ کوئی بستر باندھ رہا تھا۔ کوئی ٹرنک بند کر رہا تھا کوئی کوئی نہانے کی فکر میں۔ کوئی انگریزی لباس کی فکر میں۔ میں بھی سب فکروں سے پاک ہو کر احسانات الٰہی کی تلاوت کر رہا تھا۔ کہ اس کا کیسا شکر ہے۔ اس کا کیسا احسان ہے۔ اس نے کیسی کیسی نعمتیں ہمارے لئے پیدا کر دیں۔ اور کیسی کیسی سہولتیں پیدا کر دیں۔ اس نے ہمارے سمندروں کو مسخر کیا۔ اس نے ہواؤں کو مسخر کیا اس نے لوہا پیدا کیا۔ اسی نے جہازوں کے بنانے کی ترکیبیں بتائیں۔ میں جب کہ احسانات الٰہی کی تلاوت میں مشغول تھا میرے منہ سے بے اختیار الحمد للہ رب العالمین نکلا اس کے ساتھ ہی میری توجہ اس طرف چلی گئی۔ کہ خدا کے احسانات جو ہم پر کیا گنتے لئے تو ہمیں شکر واجب ہے۔ پھر ہم کو کیوں جتلایا گیا۔ کہ میں محسن الکل اور رب العالمین ہوں چند لمحے میں اسی سکتہ کی حالت میں رہا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ میرا ذہن نئے علوم کی طرف منتقل ہو گیا۔ اور خدائی تجلیات میرے ذہن میں اور رنگ میں جلوہ افروز ہو گئیں۔ مجھے علم دیئے گئے۔ اور میں نے سمجھ لیا۔ کلام باری حق اور درست ہے۔ میری سمجھ میں اس امر کا اضافہ کیا گیا۔ کہ انسان کی خاطر سے یہ سب عالم بنائے گئے ہیں اس کی آنکھ بنائی ہے۔ تو اس کے دیکھنے کے لئے ہزاروں خوبصورت منظر پیدا کئے۔ پس ان منظروں کا عالم وجود میں لانے کا باعث انسانی آنکھ تھی۔ مثلاً خوبصورت پھول بنائے گئے۔ اب ان پھولوں کی خاطر ان کی بیلیں یا انکے درختوں کی پرورش ہو رہی ہے۔ تاکہ اس بیل سے پھول پیدا ہو۔ جو انسانی آنکھ کو خوش کر دے۔ پھر وہ ایک قسم کے نہیں بنائے گئے۔ کیونکہ انسانی طبیعت ایک ہی چیز پر قانع نہیں ہوئی۔ اس لئے مختلف رنگوں کے مختلف شکلوں کے۔ مختلف موسموں کے بنا دیئے۔ پھر جب خدا نے دیکھا کہ آنکھ بغیر نور کے دیکھ نہیں سکتی۔ اس نے سورج۔ چاند۔ روشنی۔ بجلی وغیرہ چیزیں پیدا کر دیں اور ان سب کی ربوبیت محض اس لئے فرمائی۔ کہ انسان کی آنکھ دیکھ سکے۔ پھر نہ صرف اسی پر بس کیا گیا۔ مثلاً پھولوں کے قیام کیلئے درخت یا بیلوں کی ربوبیت کی۔ پھر ان کے قیام کیلئے چند چیزوں سے ربوبیت کی۔ ان چیزوں کے قیام کے لئے اور بھی چیزیں بنا دیں۔ اور ان کے قیام کیلئے اور اسی طرح سے یہ سلسلہ روشنی سے تاریکی کی طرف جاتے جاتے ہماری نظروں سے نہاں ہو گیا۔ کہاں تک یہ علم چلتے چلے ہیں۔ لیکن انتہا ان سب کی کیا تھی۔ کہ انسان کی آنکھ اچھے منظر دیکھے۔ اس نے خوبصورت درختوں کو پیدا کیا۔ خوبصورت منظروں کو بنایا۔ اور سب کی ربوبیت انسان اور محض انسان کے لئے فرمائی۔ اس نے اگر ناک دی تو اس کے سونگھنے کے لئے ہزاروں قسم کی خوشبوئیں پیدا کر دیں۔ پھر ان خوشبوؤں کے قیام کے لئے ان کی ربوبیت فرمائی۔

اگر منہ دیا اور زبان بولنے کو دی۔ تو ان سے مختلف قومیں بنا کر ان کو مختلف زبانیں سکھا دیں۔ تاکہ زبان طرح طرح کے کلمات بول کر خوش ہو۔ اگر کھانے کی ضرورت رکھی تو اس کے ساتھ ہی ہزاروں قسم کے کھانے پیدا کر دیئے۔ کوئی پرندوں کی شکل میں ہے۔ کوئی چرندوں کی شکل میں ہے۔ کوئی دریائی جانوروں کی شکل میں ہے۔ کوئی مٹھائیوں کی شکل میں۔ کوئی سبزیوں کی شکل میں۔ غرض کس قدر گنوں۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی ربوبیت ہو رہی ہے۔ تاکہ انسان ان سے فائدہ اٹھائے۔ مثال کے طور میرے آنکھوں کے سامنے بکرا آ گیا۔ جس کو ہم کھاتے ہیں۔ اس کی پرورش کے لئے درخت بنا دیئے۔ زمین سے گھاس اگا دیئے۔ گھاس اور درختوں کی پرورش کے لئے اور سامان پیدا کر دیئے۔ پھر ذائقے مختلف قسم کے رکھ دیئے۔ تاکہ ایک ہی قسم کے ذائقے سے انسان اکتا نہ جائے۔ اس کو کپڑوں کی ضرورت ہوئی۔ کس قدر قسمیں خود ہی ایجاد کر دیں۔ جنگلوں میں بانس پیدا کر دیئے۔ روئی کے درخت پیدا کر دیئے۔ ریشم پیدا کرنے کے لئے کیڑے بنا دیئے۔ اون کے لئے اونی جانور موجود کر دیئے۔ غرض جسم کے جتنے حصے۔ جتنی طاقتیں ہر ایک کے لئے ہزاروں ہزار چیزیں بنا دیں۔ پھر ان کے قیام کے لئے کیا [illegible] کچھ نہ بنایا یہ سلسلہ تو لمبا ہی ہوتا چلا جاتا۔ میں اس کشف سماعی میں اس قدر محو ہوا۔ کہ میرے دوست اسماعیل صاحب نے آکر کہا سردار جی کھانا تیار ہے۔

غرض اس کی حمد کی اور کہا۔ کہ یہ سچ ہے۔ کہ انسان کو اس لئے بھی خدا کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ وہ انسان کی خاطر نہاں در نہاں مخلوقات کی پرورش کر رہا ہے۔ کھانا کھایا۔ لوگ عدن کا نظارہ دوربینوں سے کر رہے تھے مگر ابھی عدن بہت دھندلی شکل میں تھا۔ میرا دل بھی ایک عجیب کیفیت میں تھا۔ ذوق شوق سے آنکھیں عدن کی دیواروں کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد عدن کی ایک پہاڑی نظر آنے لگی۔ خدا کا شکر کیا مدتوں کے بعد آج خشکی کی شکل دیکھی۔ جہاز کی رفتار آگے کی نسبت سست ہو گئی۔ عدن کے دیکھنے کا شوق تیز ہو رہا تھا۔ تاکہ جلد جا کے وہ زمین دیکھوں۔ جس پر میرے آقا کی زبان بولی جاتی ہے۔ میں اس زمین کے اوپر اتروں جس میں مسلمانوں کی بستیاں ہیں۔ میں وہ زمین دیکھوں۔ جس میں لا الہ الا اللہ کے نعرے لگا کرتے تھے۔ ہندوستانی دوستوں نے انگریزی سوٹ بدل لئے۔ میں نے بھی ہندوستانی لباس تبدیل کر لیا۔ میں ان سب میں اپنے آپ کو اس لباس کی وجہ سے ممتاز پاتا تھا۔

جیسے جیسے کنارہ نزدیک آ رہا تھا۔ میرا دل اچھل رہا تھا۔ غرض دور دامن کوہ میں سے ایک بلند گاہ بنگلہ نما نظر آئی۔ اور ایک سفید بلند لائٹ ہوس نظر آیا۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ابھی آدھ گھنٹہ بھی نہیں گذرا تھا۔ کہ جہاز کی طرف ایک لانچ بڑی تیزی سے آتا ہوا معلوم ہوا۔ اس لانچ میں سے ایک انگریزی بحری افسر اترا جیسے کہ ہمارے جہاز کے کپتان سے جہاز کی کمان لی۔ تاکہ اس کو بندرگاہ میں لے جائے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد کنارہ صاف طور سے نظر آنے لگا۔ عدن کی بندرگاہ پر ایک بہت بڑا جہاز کھڑا تھا۔ معلوم ہوا کہ نارتھ بروک جہاز ہے جو شہزادہ ویلز کو لایا تھا۔ جب ہم بندرگاہ کے قریب پہنچ گئے۔ تو ایک اور لانچ آیا۔ جس میں ڈاکٹر صاحب تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اترنے والوں کا معائنہ کیا۔ اور چلے گئے۔ اسی اثنا میں بہت سی کشتیاں سمالی لڑکے اور سمالی لوگ لے کر جہاز کے گرد آ گئے۔ وہ عجیب نظارہ تھا۔ کالے کالے لڑکے گھنگرالے بال اپنی کشتیاں دوڑا رہے تھے۔ جہاز بندرگاہ سے کھڑا ہو گیا۔ عدن کی بندرگاہ کچی ہے۔ اور جہاز گودی میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ سمندر میں فاصلے پر کھڑے ہوتے۔ اتنے میں پولیس انسپکٹر آئے۔ جن کے بدن پر خاکی وردی تھی۔ اور سر پر گول کالی ٹوپی تھی۔ انہوں نے پاسپورٹ ملاحظہ کئے ہم نے بھی ان سے شہر دیکھنے کی اجازت مانگی۔ جو خوشی سے دیدی گئی ایک سمالی لڑکا جو لنگوٹی باندھے ہوا تھا۔ جہاز کے نیچے سے پکار رہا تھا۔ سمندر کے کنارے انگریزی توپیں اس کثرت سے چڑھی ہوئیں تھیں۔ کہ انگریزی شان کا اظہار کر رہی تھیں۔ حضرموت اور بربرہ کے جانے والے اس جگہ سے جہاز پر سوار ہوتے ہیں۔ تجارت کی بڑی جگہ ہے۔ ہم نارتھ بروک جہاز کے نیچے سے گذرے۔ اس کے اندر دو سکھ پہرہ دے رہے تھے جب ہم بندرگاہ پر پہنچے۔ کشتی بان نے جھگڑا کرنا چاہا۔ مگر پولیس مین جو کنارے پر کھڑا تھا۔ اس نے سخت ڈانٹ بتلائی اور سرکاری ریٹ اس کو دلا دیا۔ چونکہ [illegible] کس تھا۔ یا کو بینی پسنجر ان دس بوٹ سن کر بے اختیار ہنسی آ گئی بہت سے عربی بولتے تھے۔ اور بہت سے انگریزی کے فقرے۔ ہم بھی کشتی میں اترے۔ اور نو دن کے بعد خشکی پر قدم رکھنا چاہا۔ دل میں بہت خوشی تھی۔ سامنے بڑی بڑی عمارتیں نظر آ رہی تھیں۔ ایک طرف کار نشین بنی ہوئی تھی سمندر ہی میں یہ ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ وہاں چند مکان بنا دیئے تھے۔ جو خوبصورت ہیں۔ اور انگریز ان مسافروں کو لوٹا کرتا کہا جاتا ہے